

بسم الله الرحمن الرحيم
والله اعلم بالصواب

یا سید محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن محمد

کتاب التواریخ

تاریخ ہندوستان

مؤلف

فقیر محمد بن محمد بن علی شاہ قاضی غوثیہ

انجمن قیضان غوثیہ

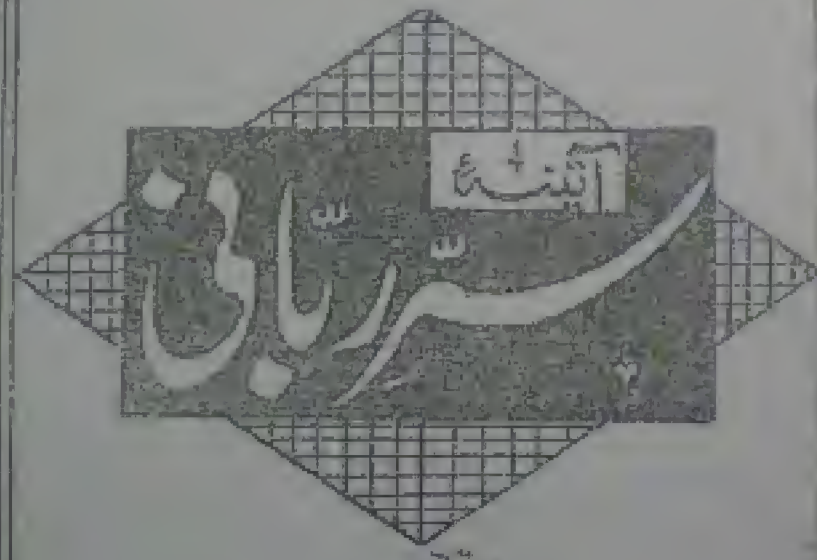
پوسٹل پتہ ۱۲۰۰۰۰ راولپنڈی

(۱۲۰۰۰۰)

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

باسم سيد محمد بن عبد الله بن عبد المطلب

كتاب الجواب



مؤلف

فقیر محمد بن سید محبوب علی شاہ

انجمن فیضان عثمانیہ
(سید ابوبکر لاہوری)

Handwritten marginal notes in Urdu script on the left side of the page.

تو کہتا ہے کہ اگر میں نے اس کو دیکھا تو میں نے اس کو دیکھا
 و اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے

2
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے

بشرین

بشرین کے نام : 1. عبد اللہ بن عبد المطلب
 2. عبد اللہ بن عبد المطلب
 3. عبد اللہ بن عبد المطلب
 4. عبد اللہ بن عبد المطلب
 5. عبد اللہ بن عبد المطلب
 6. عبد اللہ بن عبد المطلب
 7. عبد اللہ بن عبد المطلب
 8. عبد اللہ بن عبد المطلب
 9. عبد اللہ بن عبد المطلب
 10. عبد اللہ بن عبد المطلب

انسان کی شان

انسان کی شان : 1. انسان کی شان
 2. انسان کی شان
 3. انسان کی شان
 4. انسان کی شان
 5. انسان کی شان
 6. انسان کی شان
 7. انسان کی شان
 8. انسان کی شان
 9. انسان کی شان
 10. انسان کی شان

۱۔ عالم ملک ۲۔ عالم نبات ۳۔ عالم حیوان ۴۔ عالم جمادات ۵۔ عالم غیب ۶۔ عالم ملکوت ۷۔ عالم جبروت ۸۔ عالم لاہوت ۹۔ عالم ہوت ۱۰۔ عالم صحت ۱۱۔ عالم کثرت ۱۲۔ عالم تفتق درق ۱۳۔ عالم اضلاع و ابعاد ۱۴۔ عالم ستر و عورت ۱۵۔ عالم قسم ۱۶۔ عالم اجابت ۱۷۔ عالم تلویہ ۱۸۔ عالم ترکیب ۱۹۔ عالم ظهور ۲۰۔ عالم عقل ۲۱۔ عالم نفس ۲۲۔ عالم بیانی ۲۳۔ عالم حوالہ ۲۴۔ عالم ضمیر ۲۵۔ عالم عرض و کسبی ۲۶۔ عالم لوح و قلم ۲۷۔ عالم زحل و شتری و مریخ و زہرہ و عطارد و زہر ۲۸۔ عالم آتش و باد و آب و خاک ۲۹۔ عالم حیوانات و نباتات و جمادات سب متحد و گلیا ۳۰۔ اب انسان کامل وہ ہے جو بین عالم ملک و ملکوت و عالم غیب و عالم احوال و عالم اقبال و عالم علم و عمل و اپنے قول و فعل کو متحد کرے اور اس کی تربیت کے مطابق کرے اور خدا کا کام کے طریقہ پر عمل کرے۔
 و خدا کا نام ہے وہ طریقہ ہم نے اس کتاب میں واضح کر دیا ہے۔

شرح اعظم

جاننا چاہئے کہ روح اعظم وہ ہے جو مطلق ہے جو ہر قید اور بند اور صورت سے بے نیاز ہے لیکن اس نے صورت میں جلوہ گری کی لیکن پھر بھی اس کی شان وہی ہے اور ہر آن وہ حق شان میں ہے اور یہ جس کو ہم کہتے ہیں روح نفس جان خیال سانس یہ پانچوں صورت ایک روح اعظم کے نام ہیں اور ذات الہی کی صورت ہے باقی صورتوں کی جس قدر شکلیں اور صورتیں نظر آتی ہیں یہ سب کچھ الہ کی صفات و نباتات کے طور سے ہیں اور ذات الہی کے پر تو نہیں اور وہ بیکتا ہے نہ

اس کا بار ہے نہ بیچارہ واحد و احد و احد ہے اور اس کا نام اور اس کے سانس پر ہے اور روحانی کا دار و دار سانس پر ہے اور روحانی سانس کا نام ہی زندگی ہے اور سانس کے بند ہونے کا نام موت ہے جس سے انسان خلق ہوا اس وقت سے روح انسان کے ساتھ ساتھ ہے اور انسان میں ہے روح کوئی فرضی چیز نہیں ہے روح خاص اعلیٰ اور اہمیت رکھتی ہے اور کوئی علم ایسا نہیں جو روح یعنی نفس میں سمویا ہوا نہ ہو اور قدرت الہی کی فیاضی دیکھتے جہاں روح نفس تمام علوم ظاہری و باطنی کا مترجما اور منبع ہے وہاں آسان ہی اس قدر ہے کہ کسی علم کی تعلیم و تعلم کی ضرورت ہی نہیں ہے صرف عمل کی ضرورت ہے اور عمل کیا ہے؟ آگے دیکھتے ہیں ریاضت تہ ربانی۔

شیخ ریاضت تہ ربانی

ہر طالب کو چاہنا لازم ہے کہ اللہ کا ذکر ہی صرف وہ ذریعہ ہے جو بندہ کو خدا تک پہنچا دیتا ہے اور ذکر صرف اسی وقت صحیح ہوتا ہے جب انسان معرفت کا ثبوت بن کر تفریدی فنا ہو جائے اور یہی اہل حق کا درجہ ہے جنہوں نے اللہ کو صفات جلال سے پہنچا یا اور انواع کمال کے ساتھ اس کا وصف بیان کیا۔

دلہیت کو اس کی طرف وصف کیا اور اپنی ذات کو اس کے سامنے قید و بندیت کی زنجیریں پہنائیں۔
 اللہ کا ذکر اس وقت تک درست نہیں جب تک تم اپنے نفس کو ہر شہوت سے ایمان کو ہر نقص سے اپنی عقل کو ہر خواہش سے اپنی توجہ اور دھیان کو ہر چیز سے اپنے دل و دماغ کو غفلت کے اندھیرے سے اپنے جسم کو عادات اور حرام کھانے پینے سے پاک نہ کر لو گے جب تک ہرگز کسی بھی قسم ذات و صفات کی جلوہ گری نہ ہوگی۔ کیونکہ انسان ہی تہ ربانی اور اس قسم اعظم ہے۔

یا ربہ درخاوندان قادیان معذرت ناامیدی نیست

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کہ اگر کوئی شخص کو دیکھ کر اس کی حالت سے کہے کہ تم جو کچھ کہتے ہو وہ سب سنا کر
لازم ہو جاتا ہے کہ اس کو دیکھ کر وہ تم کو جانتا ہے کہ تم کوئی اور شخص ہے یا نہیں
کچھ دیکھتے ہیں کہ حالت غالب اور صورت کی کیفیت کو دیکھ کر جانتے ہیں کہ اس وقت
تو کچھ دیکھتے ہیں کہ تم کوئی اور شخص ہے کہ تم کوئی اور شخص ہے کہ تم کوئی اور شخص ہے
وہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم کوئی اور شخص ہے کہ تم کوئی اور شخص ہے کہ تم کوئی اور شخص ہے

ہمدردی میں اولیٰ السلام اللہ کی زیارت

یہ چار کی اس بات شہداء اور آیت کو دیکھنے کی درود میں نہیں ہیں۔
 ایک قرآن کہ انہیں مباحثت و عبادت کے ذریعہ اپنی روح کو اس قدر صاف کر
 سکے کہ اس کو وہ وحی کی بھی نصیحت اور توفیق ہو جیسے یحییٰ حجابات بشیرہ اور ظلمات
 نصیب تھے۔ ہم کہہ چاہتے ہیں کہ انسان عین العالی ہو جائے۔

اور میری صورت پر سے کثرت شدہ وحی اللہ اپنے اشیر و رحمنی روح کو
 کی باطنی وجہ میں پہنچی کرے کہ افسان پیدا کرے ان کا دیدار کر لیتا ہے جیسا کہ
 حضرت کریم منیر جہاں پاؤں جسم ہو کر اس طرح تشریف لاتے ہیں کہ ہر ایک نظر ہری
 آنکھ سے دیارت کو سمجھتا ہے اور نفاک باطن میں بھی یکے بعد دیگرے جو ادلیا۔

میں نے کہا کہ میں یہ دیکھ چکی ہوں کہ اس گروہ کے لوگ ایک ایسی قوم تھے جو ہم سے زیادہ اچھا انسان
 تھا۔ اچھا انسان جو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اور ہم سے بہتر سمجھا جاتا۔ ہماری روح کی
 مانند ہیں۔ یہ وہ چیز ہے جو کمال الغیب میں شامل کیا جاتا ہے۔ بہر حال
 جو کچھ روایت ہے کہ یہ قوم اس گروہ کے ایک عنصر سے متعلق ہے۔ جو اس گروہ کے
 ایک روحانی صورت میں ہے۔ تو ہمیں یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قوم اس گروہ کے ایک
 روحانی صورت میں ہے۔ جو اس گروہ کے ایک روحانی صورت میں ہے۔ جو اس گروہ کے
 ایک روحانی صورت میں ہے۔ جو اس گروہ کے ایک روحانی صورت میں ہے۔ جو اس گروہ کے

راے کا کمال چوگا اور اپنی صورت میں دکھائے۔ ہاتھ کا کمال بھی اپنا کمال
صورت میں دیکھنے والے صاحب کمال، ولی اللہ صاحب کرامت چوگا اور دوسری صورت
میں دکھائے۔ والا صاحب حضرت کمال و تکمل ولی اللہ چوگا۔

ظاہری آنکھوں سے عالم ارواح کی سیر

جب قلب کی صفائی کا آخری درجہ ہوتا ہے تو روح میں اس قدر لطافت پیدا ہو جاتی ہے کہ اولیاء اللہ سابقہ کی رو میں عالم بیداری میں سامنے آ جاتی ہیں۔ سالک ایک خبر پر کھڑا ہوتا ہے یا اپنی خلوت گاہ خاص میں ہوتا ہے تو روح اپنی دیوی صورت میں آ کر سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔ سالک جانتا ہے کہ مردہ ہے کہ روح ہے لیکن ایک ایک غلط خیال دیکھ رہا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جاتے کہ حالت مراقبہ اور آنکھیں بند ہونے کی صورت میں یہ سب کچھ دکھائی دیتا ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ عین ہشیاری اور بیداری میں اپنے محبوب اولیا یا اقرباء کی صورت دیکھ کر اڑکھ بخت آنکھوں میں اُمڈ آتے ہیں پہلے مقام میں تو یہ سب

چشم ببند و گوش ببند و لب بر بند

گروه بین ستر حق بر ما به خمند

لیکن یہ وہ منزل نہیں بلکہ ان کے بسند کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور گناہ
لم بڑی سے بسند ہو چکے ہیں اور کثرتی حجاب دور ہو چکے ہیں اب تو کچھ
کھاتی دیتا ہے حقیقت ہے۔ ہے اور جو کچھ زبان پر آتا ہے فی الواقع ایسا ہے
اس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

النَّوْأُفْرَاسَةُ الْمُؤْمِنُ فَإِنَّهُ يَنْتَظِرُ بِمُورِ اللَّهِ

(مومن کی فراست ہے) چھو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)

اس مقام پر ضروری نہیں کہ اولیاء اللہ کی روحوں کو ہی دیکھا جاسکتا ہے بلکہ ہر

صاحبزادہ، کتاب اپنے کچھت اور اس کے پڑاؤ نے ہے تو مال

تخصیصات تصوف و صوفیاء

ہر کو شہریت کی شرح مریضت ہے اس لیے ہر شخص راثرہ طریقت
 جس کا فعل نہ سچا ہو اس کو کسی مریضہ کوئی کہ تربیت سے سرفہ جو وہ چھوٹے نفس
 اور اس کی خطرات ہیں کے عکس قریب ہی گزرتا ہے کہ پانچ بیکر جس اور ریاضی
 سے آگاہ رہتا ہے ان آفتوں سے بھی وہ بالکل نہیں پاتا اس قسم کے انسان
 کو میں نہیں کہتا جاتا اس لیے کہ ہم ہے کہ مریضہ کوئی کی محبت اختیار کر کے
 طریقت میں داخل ہو جائے کیونکہ شیخ کا دل اور شہد صادق کی نقیض سے محض ہرید
 کے دل ولسا سے محض احمد گیند خمداد اس طرح کی بری اور مدلی خصوصیات
 اور بوجہ ان کی خطائے کو ہم نے ہی سلطنت کے لوگوں کے قلوب کے اختیار اسی
 لفظ کی تفسیر کی ہے وہاں ہے ہے اولیاء اللہ کا لہجہ صوفیہ کا دسر اور فقر
 کا گروہ کہہ جاتا ہے۔

ان حضرات کے تصرفات اور ان کی اختیار کی سلسلہ میں حضرت مولانا رحم
 نے اپنی فتویٰ میں بڑے آگاہ اشارہ کیے ہیں مستند

اولیاء راست قدس الزلا تیر حجتہ باز گردانند در راہ
 حق اولیاء اللہ کو اللہ کریم کی طرف سے یہ اختیار ہے اور انھاری حاصل
 ہے کہ وہ گنا سے نکلے ہوئے تیر کو بھی راستہ سے لوٹا سکتے ہیں اور گفتہ کو
 بگفتہ بنا سکتے ہیں اور ان کے اختیار کی حد یہ ہے کہ سترج اور کباب دونوں پر
 طے ہیں اللہ کریم راہی ہو جاتا ہے اور بندہ غامی کی نصرت بھی ہر جاتی ہے
 ان الہامیہ اللہ سے وابستہ ہر کان کے طریقے پر چلنے کے بعد جب
 حالت ناکامیانات کو نہ دی گوراہی ذات کو بھی نور تک پہنچا جاتا ہے اور ہر
 طرف اس کو ذات ہی کے جوئے نظر آتے ہیں اسی مقام میں پہنچ کر وہ نصرت
 کی طرح دکھائی دیتا ہے کہ انا حق پاکھی مٹا کر طرح پکارا تھا ہے کہ

ما علم اور میں جعفر مدنی کی زبان سے کہنا ہے انا ان لا اله الا اللہ
 باوجود اس کی طرح راستہ و فیہا کہتے سہانی ما علم شانی اور حق ہی وہ مقام
 جس کے لیے انسان انسان کامل کہلاتے کے لائق نہیں اور یہ مقام اولیاء اللہ
 کی محبت اور نعمت سے بیکرا تا ہے خوش نصیب ہے وہ جو یہ درجہ عطا ہو

ایک عارف فرماتے ہیں

آپ زمرہ میثود از پر تو آں قلبیہ سیاه

یعنی وہ تیر جس کے عکس سے سیاہ دل بھی منور ہو جاتا ہے وہ ایک اکسیر ہے
 جو وہ پیشوں کی تجھت سے حاصل ہوتی ہے اگر تیر میں جو صراط ہے تو اپنا مسر
 اور پیشوں کے فتنوں میں نہ کہ دے وہ اولیاء اللہ جنہوں نے اللہ کی خاطر دنیا و
 مایہا سے منہ موڑ لیا ہے اور جن کی ہر حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کی رضا کا پابند
 ہے اور اپنی زندگی اللہ کیسے وقت کر چکے ہیں اللہ کی رضا کے سوا کوئی کام نہیں
 کرتے یہ لوگ ان ملہا میں سے ہوتے ہیں جن کے نقش قدم پر چلنے کی ہم مدد
 ہر نماز میں اور ہر حرکت میں دعا مانگتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم
 صراط الذین انعمت علیہم بھرقراں بحسبہ میں آیا ہے
 الغنیبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
 ایسے لوگوں کا وجود اکسیر عظم ہیں ان کی صحبت جس خاک کو کندن بنا دیتی ہے نہیں
 چاہیے کہ اپنے آپ کو ان سے وابستہ کر لیں یہی سعادت کے حصول کا ذریعہ ہے
 علامہ نسب اللہ اولیاء اللہ کی شان میں کیا خوب فرماتے ہیں
 جواد حق ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
 انہی کیا چمکا ہوا سب ابدا دل کے سینوں میں

[illegible]

وہی ہے جس نے ان کو ایمان دیا اور ان کو ایمان دیا
کہ وہ ایمان لائے اور ان کو ایمان دیا
اور ان کو ایمان دیا اور ان کو ایمان دیا

الحجاء بزرگان خدا

کہ قبول کرے ان ناموں کی ہر جائز دعا
 میرا دل رکھ دانا ذکر نہ کرنا ہم ذات
 نیکوں سے درد یاد دینے عسایانِ حق ہیں
 اسے خدا کچھ کہتا تو کسی کی کلفت سے بچا
 سب سے ہر دشمن کو جو میرے خدا و اہم بنا
 یا الہی کا یہ شیطانی سے بچھ کو فور رکھ
 قبر میں آرام نہج کو ابتدا ہے ہر دعا
 اے خدا حضرت میرے مصطفیٰ کے واسطے



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وجلته
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي جاء به الهدى والبرهان
والسلامة والنجاة
والسلامة والنجاة
والسلامة والنجاة

الحق. وعلی حق. عبد العظیم، سلوک معرفت
لہ عزت. فیضان عرشہ، قیامت الوجود،
رحمت الوجود، آئینہ ستر قیامت

علاء الدین و غلام تربت احمد دعا پر رحمان
و رب العالمات استم خواجگان نصیب بزرگ شریعت
نصیب دولت گهر کی جانی چهل اسماء عظام
حکایت اولویت بنی رسالت اللہ الشفیع دایم کبیل

مسدول عملیات مراد است، تجلیات شمع محبوب
و نیست بر کلمات.

مصدق شده است . رساله حضرت باه .
 علی قاری کاتب اسلامیه . علی مستوفی
 مطلب توفیقیه کاتب .

محکمات حضرت علیؑ میں مذکور ہے کہ جو شخص اپنے مال کا ایک سو فیصد دینا چاہے اور اس کا